بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍ جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں جنگ یمامہ کے بارے میں ذکر چل رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عباد بن بشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید جب ہم بزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں میں نے کہا انشاء اللہ جو بھی ہو گا بہتر ہو گا۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں: میں نے عباد بن بشر کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے میں نے آپ کو آپ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر حضرت ام عمارہ کا ذکر آتا ہے۔ ام عمارہ تاریخ اسلام کی بہت بہادر خواتین میں سے ایک تھیں۔ صحابیہ تھیں۔ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ اُمّ عمارہ جنگ یمامہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے عبد اللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ حضرت ام عمارہ اس روز خود بھی جنگ یمامہ میں شامل تھیں اور اس میں ان کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔ حضرت ام عمارہ کے اس جنگ میں شامل ہونے کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ ان کے بیٹے حبیب بن زید جو عمان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر عمان سے مدینہ آرہے تھے۔ مسیلمہ نے انہیں پکڑ لیا اور کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حبیب نے جواب دیا کہ میں سنتا نہیں۔ مسیلمہ نے پھر پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہوں۔ حبیبؓ نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ مسیلمہ جب بھی ان سے کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ کہتا کہ میں سن نہیں سکتا۔ اور

جب وہ یہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپ کہتے ہاں۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا۔ جب حضرت ام عمارہ کو اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے قسم کھائی کہ وہ خود مسیلمہ کذاب کا سامنا کریں گی اور یا اس کو مار ڈالیں گی یا خود خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں گی۔ اس جنگ میں ان کا ایک اور بیٹا عبد اللہ بھی شریک تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم یمامہ پہنچے تو شدید جنگ ہوئی۔ میں نے دشمن خدا مسیلمہ کا قصد کیا کہ اسے پاؤں اور دیکھوں۔ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس کو چھوڑوں گی نہیں۔ اس کو ماروں گی یا خود مر جاؤں گی۔ یہاں تک کہ میں نے اللہ کے دشمن کو دیکھا۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا۔ ایک شخص میرے سامنے آیا اس نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور اسے کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم میں ڈگمگائی نہیں تا کہ میں اس خبیث تک پہنچ جاؤں اور وہ زمین پر پڑا تھا اور میں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو وہاں پایا اس نے اسے مار دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہ بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے کپڑے سے اپنی تلوار کو صاف کر رہا تھا میں نے پوچھا کیا تم نے مسیلمہ کو قتل کیا ہے۔ اس نے کہا ہاں اے میری والدہ۔ میں نے اللہ کے سامنے سجدہ شکر کیا حضرت ام عمارہ کہتی ہیں کہ اللہ نے دشمنوں کی جڑ کاٹ دی۔ جب جنگ ختم ہو گئی اور میں اپنے گھر واپس لوٹی تو حضرت خالد بن ولید ایک عرب طبیب کو میرے پاس لے کر آئے۔ اس نے ابلتے ہوئے تیل کے ساتھ میرا علاج کیا۔ اللہ کی قسم یہ علاج میرے لئے ہاتھ کٹنے سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔ حضرت خالد میرا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اور ہم سے حسن سلوک کرتے تھے۔ ہمارا حق ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور ہمارے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھتے تھے۔

جنگ یمامہ میں مسلمانوں کے زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور زخموں کی وجہ سے انصار اور مہاجرین میں سے بہت تھوڑی تعداد حضرت خالد کے ساتھ نماز ادا کرتی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہ یمامہ کے روز زخمی ہوئیں۔ تلوار اور نیزے کے گیارہ زخم انہیں لگے علاوہ ازیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ حضرت ابو بکر ان کا حال دریافت کرنے تشریف لاتے رہے۔ کعب بن اجرہ نے اس دن سخت جنگ کی۔ اس دن لوگوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی اور لوگ شکست کھا کر بھاگتے ہوئے لشکر کے آخری حصہ کو بھی پار کر گئے۔ کعب نے پکارا۔ اے انصار اے انصار اللہ اور رسول کی مدد کو آؤ اور یہ کہتے ہوئے وہ محکم بن طفیل تک پہنچ گئے۔ محکم نے ان پر ضرب لگائی اور ان کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم کعب اسکے باوجود لڑکھڑائے نہیں اور دائیں ہاتھ سے ضرب لگاتے جبکہ بائیں ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ پھر ابو عقیل کے بارے میں آتا ہے کہ ابو عقیل انصار کے حلیف تھے آپ یمامہ کے روز سب سے پہلے جنگ کیلئے نکلے۔ آپ کو ایک تیر لگا جو کندھے کو چیرتا ہوا دل تک پہنچ گیا آپ نے اس تیر کو کھینچ کر باہر نکالا۔ آپ اس زخم سے کمزور ہو گئے۔ آپ نے معن بن عدی کو

کہتے ہوئے سنا کہ اے انصار دشمن پر حملے کیلئے لوٹو۔ عمرو کہتے ہیں کہ ابو عقیل اپنے لوگوں کی طرف جانے کیلئے اٹھے میں نے پوچھا ابو عقیل آپ کا کیا ارادہ ہے آپ میں جنگ کی اب ہمت نہیں ہے بہت کمزور ہو گئے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ پکارنے والے نے میرا نام پکار کر آواز لگائی ہے میں نے کہا انہوں نے تو صرف انصار کا نام لیا ہے اور ان کی مراد زخمیوں سے نہیں تھی۔ ابو عقیل نے جواب دیا کہ میں انصار میں سے ہوں اور میں ضرور جواب دوں گا خواہ دوسرے کمزوری دکھائیں۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو عقیل ہمت کر کے اٹھے اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی پھر پکارنے لگے اے انصار یوم حنین کی طرح پلٹ کر حملہ کرو۔ وہ سب اکٹھے ہو گئے اور دشمن کے سامنے مسلمانوں کی ڈھال بن گئے یہاں تک کہ انہوں نے دشمن کو باغ میں دھکیل دیا۔ وہ آپس میں مل جل گئے یعنی اندر جا کے پھر گھمسان کی جنگ ہوئی اور تلواریں ایک دوسرے پر پڑنے لگیں۔ میں نے ابو عقیل کو دیکھا آپ کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ گیا اور آپ کا وہ بازو زمین پر گر پڑا آپ کو چودہ زخم آئے ان سب زخموں کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں ابو عقیل کے پاس پہنچا تو وہ زمین پر گرے ہوئے آخری سانس لے رہے تھے میں نے کہا اے ابو عقیل تو انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا لبیک۔ پھر کہا کس کو شکست ہوئی۔ میں نے بلند آواز سے کہا خوشخبری ہو اللہ کا دشمن مسیلمہ مارا گیا۔ انہوں نے الحمد للہ کہتے ہوئے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور جان دے دی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عمر کو ان کا یہ سارا واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے وہ ہمیشہ شہادت کی آرزو رکھتے تھے اور میرے علم کے مطابق وہ رسول کریم ﷺ کے چند چنیدہ صحابہ میں سے تھے اور ان میں سے قدیم الاسلام تھے۔

جنگ یمامہ کے بعد ایک روز مجاعہ بن مرارہ نے حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا اے خلیفہ رسول میں نے جنگ یمامہ میں شامل ہونے والے اصحاب سے زیادہ کسی کو تلواروں کے واروں کے سامنے ثابت قدم رہنے والا نہیں دیکھا اور نہ ان سے زیادہ شدت سے حملہ کرنے والا دیکھا ہے۔ مجاعہ حضرت ابو بکر کو معن بن عدی اور انصار کی زبردست ثابت قدمی اور بے جگری سے لڑتے ہوئے اُن کی شہادت کی باتیں بتا رہا تھا۔ حضرت ابو بکر یہ سن کر رو پڑے یہاں تک کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ جب حضرت خالد نے اہل یمامہ کو قتل کیا تو مسلمان بھی اس جنگ میں بڑی تعداد میں شہید ہوئے یہاں تک کہ اکثر صحابہ رسول بھی شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں سے جو زندہ بچ گئے تھے ان میں بہت زیادہ زخمی تھے۔ جب حضرت خالد کو مسیلمہ کے قتل کی خبر دی گئی تو وہ مجاعہ کو بیڑیوں میں جکڑ کر ساتھ لائے تا کہ مسیلمہ کی شناخت کروائیں۔ وہ لاشوں میں اسے دیکھتا رہا مگر وہاں مسیلمہ نہ ملا۔ پھر وہ باغ میں داخل ہوا تو ایک پستہ قد زرد رنگ چپٹی ناک والے آدمی کی لاش نظر آئی تو مجاعہ نے کہا یہ مسیلمہ ہے جس سے تم فراغت حاصل کر چکے ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق کی ایک خواب کا ذکر ہے حضرت ابو بکر نے جب حضرت خالد کو یمامہ کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ کے پاس حجر بستی ہے اس کی کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں لائی گئیں آپ نے ان میں سے ایک کھجور کھائی اس کو آپ نے گٹھلی پایا یعنی وہ کھجور نہیں تھی بلکہ گٹھلی تھی۔ کچھ دیر آپ نے اس کو چبایا پھر اس کو پھینک دیا۔ آپ نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ خالد کو اہل یمامہ کی طرف سے شدید مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ ضرور اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر یمامہ کی طرف سے آنے والی خبروں کا بشدت انتظار فرماتے تھے اور جیسے ہی خالد کی طرف سے کوئی ایلچی آتا تو آپ ان سے خبریں حاصل کرتے۔

مقتولین کی تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں اکیس ہزار بھی بیان ہوئی ہے جبکہ پانچ سو یا چھ سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔ بعض روایات میں جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے۔ ان شہداء میں اکابرین صحابہ اور حفاظ قرآن بھی شامل تھے جن کا مقام اور درجہ مسلمانوں میں بیحد بلند تھا۔ ان کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ لیکن ان حفاظ قرآن کی شہادت ہی بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی۔ ان شہداء میں بعض مشہور صحابہ کے نام یہ تھے۔ حضرت زید بن خطاب، حضرت ابو حذیفہ بن ربیعہ، حضرت سالم مولی ابو حذیفہ، حضرت خالد بن اسید، حضرت حکم بن سعید، حضرت طفیل بن عمرو دوسی، حضرت زبیر بن عوام کے بھائی حضرت صائب بن عوام، حضرت عبد اللہ بن حارث بن قیس، حضرت عباد بن حارث، حضرت عباد بن بشر، حضرت مالک بن اوس، حضرت سراقہ بن کعب، حضرت معن بن عدی خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ثابت بن قیس بن شماس، حضرت ابو دجانہ، رئیس منافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول کے مؤمن صادق فرزند حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ اور حضرت یزید بن ثابت خزرجی۔

بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔ ان دونوں اقوال کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس جنگ کا آغاز گیارہ ہجری میں ہوا ہو اور اس کا اختتام بارہ ہجری میں ہوا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ